"ساقی"

از

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

بایں دیوانگی وہ صاحب عرفان ہے ساقی
ترا دیوانہ بننے کا جسے ارمان ہے ساقی

مجھے دنیا سے کیا مطلب مجھے عقبیٰ سے کیا مطلب
تری الفت تری چاہت مرا ایمان ہے ساقی

زباں پر نام، دل میں یاد، آنکھوں میں تری صورت
ترے دیوانۂ الفت کی یہ پہچان ہے ساقی

بہت ہی شوار پیچیدہ ہیں رستے دین و دنیا کے
جو تو مل جائے یہ منزل بہت آسان ہے ساقی

ترا آنا زمانہ کے لئے رحمت کا باعث ہے
جو کافر اس کا منکر ہے بہت نادان ہے ساقی

میسّر جس کی آنکھوں کو ہیں نظارے مدینے کے
اُسے کب کوثر و تسنیم کا ارمان ہے ساقی

خوشی تیری خوشی اس کی، رضا تیری رضا اس کی
ترا جو حکم ہے اللہ کا فرمان ہے ساقی

کلاہ و تاج والے اس کے در پر سر بسجدہ ہیں
زمانہ سے الگ تیرے گدا کی شان ہے ساقی

ہے میرے پاس اب کیا اور جو قرباں کروں تجھ پر
یہ دل قربان ہے ساقی یہ جاں قربان ہے ساقی

خدا وہ دن دکھائے تیرا سنگ در ہو میرا سر
مرے ٹوٹے ہوئے دل کا یہی ارمان ہے ساقی

تصحیح

برہان بابت جنوری ۵۳ء میں "عرفان محتوم، ترجمہ گیتائے منظوم" کا پانچویں شعر کا دوسرا مصرعہ یوں پڑھا جائے گا،

ریاض دلی پھر ہے اک دل لگی

اور نویں شعر کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھیئے

ہوا بند اس پر در ما سوا